REGD P NO. 67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۰ — شمارہ ۱۹

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- رشید احمد انور

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

The WeeKLY Badr Qadian

۱۷ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ — ۱۳ ہجرت ۱۳۵۰ ہش — ۱۳ مئی ۱۹۷۱ عیسوی

اخبار احمدیہ

قادیان ۵ ہجرت (رقم) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ:

۴ ہجرت۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو گٹھنوں کی تکلیف میں کمی رہی کچھ ضعف بھی ہے۔

۵ ہجرت۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کمر میں درد کی شکایت رہی۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ درد و الحاح سے حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں فرماتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل شامل حال رکھے۔

قادیان ۱۰ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بچگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ ربوہ تشریف لے گئی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور بخیریت واپس قادیان لائے۔

قادیان ۸ ہجرت۔ افسوس آج تین بجے بعد دوپہر مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی اہلیہ محترمہ غلام بیگم صاحبہ زچگی کیس میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعد نماز مغرب جنازہ ...

بیرونی ممالک میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا بابرکت منصوبہ

"لیپ فارورڈ پروگرام" اور اس کی عظمت و اہمیت

از مکرم اخوند فیاض احمد صاحب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حالیہ دورہ مغربی افریقہ کے بعد ایک خاص پروگرام کا اعلان فرمایا۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ نے

LEAP_FORWARD PROGRAMME

مقرر فرمایا ہے۔ اگرچہ اس پروگرام کے تحت فوری طور پر مغربی افریقہ کے ممالک میں متعدد نئے طبی اور تعلیمی مراکز کا اہتمام کیا جائے گا لیکن درحقیقت یہ عظیم الشان پروگرام خاص الٰہی منشاء اور تقدیر کے ماتحت بہت سے محیر العقول اور معجزانہ رنگ میں عنقریب ظاہر ہونے والے واقعات اور انقلابات کا موجب بننے والا ہے۔ چنانچہ ان امور کی طرف ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذیل کے کلمات سے رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ جو حضور نے جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے فرمائے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہو رہے ہیں ان کے حاصل کرنے کا دروازہ آپ کے لئے کھلا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا موقعہ آپ کو دے دیا ہے آپ اس کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو حاصل کریں اور اس کی رحمتوں کے وارث بنیں"۔

(الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۷۰ء)

حضور کے جاری فرمودہ "لیپ فارورڈ پروگرام" کے ذریعہ خاص الٰہی فضلوں اور رحمتوں کے نازل ہونے کی طرف اشارہ اس امر میں بھی پایا جاتا ہے کہ حضور نے جو فنڈ اس پروگرام کو جاری رکھنے کے لئے فوری طور پر قائم فرمایا ہے اس کا نام

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

رکھا ہے اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عظیم الشان الہامی پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو فرمایا:-

"خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان (یعنی خاندان سادات۔ ناقل) کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے ..... میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہان بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔" (تریاق القلوب)

۱۹۷۰ء میں دورہ مغربی افریقہ سے قبل ۱۹۶۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد یورپین ممالک کا دورہ فرمایا تھا۔ حضور کے دورہ یورپ کی ایک غرض ڈنمارک کے دارالسلطنت کوپن ہیگن میں

مسجد نصرت جہاں

کا افتتاح فرمانا تھی۔ غرض ۱۹۶۷ء میں حضور کا دورہ یورپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عظیم الشان پیشگوئی کی طرف اشارہ کرتا ہے جو کتاب "تریاق القلوب" میں درج ہے اور جس کا اقتباس اوپر نقل کیا گیا ہے۔

گزشتہ دورہ یورپ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برطانیہ کے دارالسلطنت لندن میں ایک جلسہ میں وہ پُرشوکت تقریر فرمائی جس میں اقوام مغرب کو آئندہ جلد آنے والی تباہیوں کے متعلق انذار فرمایا اور اس کے ساتھ اسلام کے خاص غلبہ کی بشارت دی۔ حضور کا یہ پیغام نہایت وسیع پیمانے پر شائع ہو چکا ہے۔

حضور نے اپنے اس کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل پیشگوئی کو دہرایا۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم الشان اخبار غیب پر مشتمل ہے:-

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے ..... میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا۔ اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کو فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنے خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے ..

..... نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا ..... قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام، اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے وہ دن قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔"

(اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے الفاظ

(باقی صفحہ ۹ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ بہ پرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۳ ہجرت ۱۳۵۰ ہش

اسلام اور علوم جدید کا چیلنج

(۲)

ایک ضمنی مگر ضروری بات کے سبب ہم اپنی سابقہ گفتگو جاری نہ رکھ سکے تھے۔ اب ہم اُسی مقام سے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہیں۔ جہاں ہم نے اسے چھوڑا تھا۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے بالخصوص اور باقی دُنیا کے لئے بالعموم وقت کے تقاضا کے مطابق جس بات کی اشد ضرورت ہے وہ ہے دلوں میں ایمان کی شمع روشن کرنا۔ دوسرے لفظوں میں اسی کو جماعتی زندگی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ تاریخِ انبیاء اس بات پر شاہد ہے کہ ہر نبی نے اسی نقطۂ ابتدا سے اپنا کام شروع کیا۔ پُرامن روحانی انقلاب کے لئے سب سے پہلے اسی چیز کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ علماء کو اس جگہ سے اپنا کام شروع کرنا چاہیئے تھا۔ مگر نہ کر سکے۔ حالانکہ عامۃ المسلمین کی بے عملی اور بے حسی کا دن رات رونا روتے ہیں۔ لیکن جس ممکن ذریعہ سے ان کی اس حالت میں انقلاب آجانا ممکن ہے اس ذریعہ کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔

اگر یہ سوال ہو کہ اس وقت دلوں میں زندہ ایمان کس طرح راسخ ہو اس کے صحیح حل کے لئے ہمیں آج سے ۱۴ سو سال پہلے زمانہ کی طرف پلٹنا ہوگا۔ اور اس ساری صورت حال کا بغور مطالعہ کرنا ہوگا جس میں عرب کے وحشی، پہلے انسان بنے۔ پھر انسان سے با اخلاق انسان اور پھر باخدا انسان بن کر دُنیا میں نام پا گئے۔ حقیقت شناس آنکھ دیکھ سکتی ہے کہ وہاں ایک مقدس وجود کے انفاس قدسیہ، اس کی پاک صحبت شب و روز کی تربیت ہمنشینوں کے دلوں میں ایک بے نظیر روحانی انقلاب لانے کا موجب بن گئی۔ اگرچہ کمیت و کیفیت میں مقدس بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم دیگر سب انبیاء سے بڑھے ہوئے تھے۔ تاہم اسی قسم کا نظارہ ہر نبی کی ذات میں دکھائی دیتا ہے۔ علیٰ قدر مراتب کسی میں کم اور کسی میں زیادہ مگر ہوتا سب میں ہے۔

پس یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ زندہ اور فعال ایمان ماموروقت کی شناخت اور اُس کے ساتھ ذاتی تعلق کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر زندہ ایمان ہو اور اس کے اثرات ظاہر نہ ہوں یہ ناممکن ہے۔ ایمان تو مشک کی کیفیت رکھتا ہے جس کی مہک اور خوشبو کبھی چھپی نہیں رہ سکتی۔ اسلئے آج بھی مردہ دلوں میں زندہ ایمان اگر پیدا کرنا ہے تو مامور من اللہ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے حاصل ہوگا۔ اس کے بغیر کوئی ایمان بھی زندہ ایمان نہیں کہلا سکتا اور نہ اس کی زندگی کے اثرات آج تک دُنیا پر ظاہر ہوئے ہیں اور نہ آئندہ کسی وقت ظاہر ہو سکتے ہیں۔

افسوس کا مقام ہے کہ اس زمانہ کے علماء قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے اس طرح کی صحیح اور مکمل رہنمائی حاصل کرنے کی بجائے اپنی نارسا عقلوں اور خود تراشیدہ منصوبوں کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں کامیابی حاصل کر لینا چاہتے ہیں مگر باوجود ہر چند کوشش اور سعی کے کسی جگہ کامیاب نہیں ہوتے۔ اگر علماء اپنی اس ناکامی پر ہی غور کر لیتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ اُن کی غلطی کا سرا اسی جگہ تھا۔ انہیں سب سے پہلے تو قرآن کریم کی طرف رجوع کرنا چاہیئے تھا جہاں واضح طور پر خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر کر کے وآخرین منهم لما یلحقوا بهم کے الفاظ میں اُن خوش قسمت افراد کی نشاندہی کر دی ہے۔ جن کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ عمل میں آنے والی ہے اور واضح رنگ میں بتا دیا گیا ہے کہ اسلام کے دورِ تنزل و ابتلاء کے وقت آنحضور کا بروز اور ظلِ کامل آپ ہی کے نقش قدم پر چل کر وہی کام کرے گا جو بعثتِ اولیٰ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بذاتہٖ خود سرانجام دیئے۔ آیاتِ کریمہ کی ترتیب و ترکیب کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

هو الذی بعث فی الامیین رسولاً منهم یتلوا علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ۔ وآخرین منهم لما یلحقوا بهم وهو العزیز الحکیم (آیت ۳-۴)

دیکھیئے ان دونوں آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا واضح الفاظ میں ذکر موجود ہے۔ پہلی بعثت امیین میں اور دوسری آخرین میں۔ اور نزول قرآن نے وقت بتا دیا کہ یہ آخرین منهم کون ہیں؟ فرمایا لما یلحقوا بهم یہ دوسری قوم بُعدِ زمانی کے سبب ابھی تک ان سے ملی نہیں مگر ہے اُن کا حصہ ہی۔ پوری آیت کریمہ کے معنی یہ ہیں کہ "اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی وہ اُس کو یعنی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بصورتِ بروز بھیجے گا۔ جو ابھی تک اُن سے نہیں ملی۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے۔"

اس لئے ضرور ہے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثتِ اولیٰ میں آیت کریمہ میں مذکور چاروں کے چاروں کام:- (۱) تلاوتِ آیات (۲) تزکیۂ نفوس (۳) تعلیم کتاب اور (۴) تعلیم حکمت بطریق احسن سرانجام دیئے اسی طرح بعثت ثانیہ میں حضور ہی کے نام پر آپ کا بروزِ کامل اسی نہج پر امت کی تربیت و اصلاح کے فرائض بجا لائے گا۔!!

بات اور زیادہ سہل اور آسان ہو جاتی ہے اگر ہم اس موقعہ پر آخرین منهم لما یلحقوا بهم کی آیت کریمہ کے ساتھ ساتھ بخاری شریف ابواب التفسیر سے حضرت ابوہریرہؓ کی اُس روایت کو ملحوظ رکھیں جس میں ان کے دریافت کرنے پر رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے آخرین منهم کی تعیین کے لئے اس مجلس میں موجود حضرت سلمان فارسی پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا:-

لو کان الایمان عند الثریا لناله رجالٌ او رجلٌ من هٰؤلاء ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۲۷ مصری)

یعنی اگر ایک وقت ایمان ثریا تک بھی اُٹھ گیا تو اہلِ فارس کی نسل میں سے ایک یا ایک سے زیادہ جواں مرد اُسے واپس لے آئیں گے۔ دیکھیئے اس میں صاف طور حضرت امام مہدی کی خبر دی گئی ہے جو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے روحانی طور پر ہدایت یافتہ وجود کا نام ہے اور اس وجود کی نسبت ایک اور حدیث میں لا المهدی الا عیسیٰ امام مہدی اور مسیح موعود کو ایک ہی وجود قرار دیا ہے تا وہ سب مشکلات دُور ہو جائیں جو الگ الگ ناموں کے ساتھ مختلف پیشگوئیوں کو سمجھنے کے سلسلہ میں پیش آسکتی ہیں۔

الغرض اس وقت جس زندہ اور تازہ ایمان کی مسلمانوں کو بالخصوص اور دوسری دُنیا کو بالعموم بے حد ضرورت ہے وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہی کے ساتھ روحانی تعلق اور اُن کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور اُن کی جماعت میں داخل ہونے سے پیدا ہونا ممکن ہے ورنہ نہیں۔

علماء زمانہ کی یہ بہت بڑی غلطی ہے کہ خدا اور اس کے رسول کے ان واضح ارشادات کو نہ سمجھتے ہوئے مسلمانوں کی اصل بیماری کا علاج کئے بغیر اُن سے وہ کام کروا لینا چاہتے ہیں جو روحانی طور پر صحت مند افراد ہی سرانجام دیا کرتے ہیں نہ کہ بیمار اور نا تربیت یافتہ۔

مزید تفصیل تو ہم آگے چل کر بیان کریں گے اس جگہ مختصر الفاظ میں بطورِ اشارہ ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ احمدیوں نے امام مہدی کو شناخت کر لیا اُس کی جماعت میں شامل ہوئے نتیجہ ساری دُنیا کے سامنے ہے کہ کس طرح برگزیدہ جماعت اسلام کی خدمت و اشاعت کے کام کو ایک منصوبہ بند طریق سے عالمگیر سطح پر نہایت کامیابی اور کامرانی کے ساتھ سرانجام دے رہی ہے۔ قرآنیہ اکیڈیمی جیسے ادارے تو تھوڑا سا کام کرنے کے بعد حسرت و یاس کا شکار ہوتے جاتے ہیں اور مدیر صدق جدید جیسے علامۃ الدہر ایسے کاموں کو جوئے شیر لانے کے مترادف بتلا رہے ہیں۔ مگر وہی کام پون صدی سے محکم بنیادوں پر برابر ہو رہا ہے۔ اور ہر آنے والا دن اسلام کی روحانی فتح اور تائید الٰہی کو آشکار اکرتا چلا جا رہا ہے۔ حق شناس آنکھیں اس حقیقت سے بے خبر نہیں اور سعید روحیں جوق در جوق امام مہدی کے جھنڈے تلے جمع ہو رہی ہیں اور ہر فرد جو اس پاک جماعت سے وابستہ ہو جاتا ہے اُس کا دل تازہ اور زندہ ایمان سے بھر جاتا ہے۔ تب اُس کے اثرات ان ایثار و قربانیوں کے ذریعہ خود بخود مترتب ہونے لگتے ہیں جو زندہ ایمان کا لازمی نتیجہ ہیں۔ اس طرح ایک ایک مخلص کی قربانیاں اور خلوص و محبت کے جذبہ سے کی ہوئی خدمات جماعتی لحاظ سے ایسا شاندار کارنامہ بن گئی جس سے کسی کو انکار کی مجال نہیں۔!!

پس جس زندہ اور تازہ ایمان کے دلوں میں پیدا کر دینے کی ضرورت کی طرف ہم نے ابتداء میں اشارہ کیا تھا بفضلہ تعالیٰ یہ ایمان احمدیہ جماعت میں موجود ہے اور اسی کے سبب اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام بحسن و خوبی انجام پا رہا ہے۔ درانحالیکہ دوسرے تمام اسلامی فرقے یا جماعتیں یا تنظیمیں اس کی خیر و برکت سے محروم ہیں۔ اور باوجود

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ ہو)

خطبہ جمعہ

دُعا حصولِ فضلِ الٰہی کا ایک بڑا ہی مفید ذریعہ ہے

استجابتِ دُعا کے نتیجہ میں انسان اعمالِ صالحہ بشاشت سے ادا کرنے کی توفیق پاتا ہے

اِس احساس کو ہمیشہ زندہ رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ الغنی ہے اور ہمیں اس کی ہر آن احتیاج ہے

اگر تم اِس احساس کو زندہ رکھو گے تو خدا تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا اور اپنی قدرت کے نشان تمہارے لئے ظاہر کریگا

از سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۰ر اخاء ۱۳۴۹ ہش مطابق ۳۰ر اکتوبر ۱۹۷۰ء

بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات تلاوت کیں:

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (سورۃ البقرہ ع ۲۳)

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ

(سورۃ الفرقان ع آخر)

پھر فرمایا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت پہلے سے تو بہتر ہے لیکن ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا۔ اس وقت میں مختصراً اس اہم اور ضروری بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ

ایک مومن کی زندگی کا ہر لمحہ

اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس سے مناجات دعاؤں میں گزرنا چاہیئے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ حقیقی زندگی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور ہر ایک زندگی اور بقا اس سے حاصل ہوتی ہے انسان درجہ بدرجہ ترقی کرکے اپنی رفعتوں کو پہنچتا ہے یہ ارتقاء اور ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل جہاں اور بہت سی چیزوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے وضاحت سے اس پر روشنی ڈالی ہے۔ وہاں دعا بھی اس کا بڑا ہی مفید ذریعہ ہے اور اسے انسان چھوڑ نہیں سکتا اور سچی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنا انسان کے لئے ممکن نہ ہوتا اگر خود وہ ہمیں اپنے فضل سے اور اپنے مقرب اور بالا ارادہ ہونے سے اپنے وجود کا پتہ نہ دیتا۔ وہ ہم سے پیار کرتا ہے اور اس کا اظہار کرتا ہے اپنے قول سے اپنے فعل سے ایک خوابیدہ روح کو بیدار کر دیتا ہے. اور ایک عقلمند کو مجنون بنا دیتا ہے اور سُست کر دیتا ہے۔

قرب اور حسن کا جلوہ

پیار کے یہ الفاظ کیسے انسان حاصل کرے؟ کیونکہ اس کے بغیر تو زندگی زندگی نہیں۔ فرمایا مجھ سے مانگو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ اور اس طرح میں تمہیں عمل صالح کی توفیق عطا کروں گا۔

ابھی جو میں نے آیت پڑھی ہے اس میں یہی بتایا گیا ہے کہ استجابت دُعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کی قدرت اور اس کے جلال کا مشاہدہ کرکے اعمال صالحہ بشاشت سے ادا کرتا ہے اور اس کی وہ توفیق اپنے رب سے پاتا ہے اور اپنے ایمان کو مضبوط کرتا ہے . . . .

. . . . اگر اللہ تعالیٰ کی معرفت انسان کو حاصل نہ ہو، اگر کچھ اللہ کا اور کچھ دنیا کا ہو، تو پھر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو کیسے پا سکتا ہے. نہ اعمالِ صالحہ ہوں گے جیسا کہ خدا چاہتا ہے کہ ہوں اور نہ ایمان میں وہ تازگی اور بشاشت ہوگی جو خدا چاہتا ہے کہ پیدا ہو. فرمایا میں تمہاری دعاؤں کو اس لئے قبول کرتا ہوں کہ تم

بشاشت سے اعمالِ صالحہ بجالاؤ

تاکہ تمہارے ایمان اور بھی مضبوط ہوں اور معرفت میں اور بھی ترقی کرو اور یہ کہ وہ رشد و ہدایت جس کے حصول کے لئے وہ راستہ جس کی انتہاء میرا قرب ہے اس پر چلنے کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے تم اس رشد و ہدایت کو پاؤ۔ اور تم اس راہ پر چلتے ہوئے مجھ سے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جاؤ تو استجابت دعا کے نتیجہ میں اعمالِ صالحہ کی توفیق انسان کو حاصل ہوتی ہے اور یہی راستے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا لیکن یہ ایک حسین اور روشن راستہ ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے انسان کو بے پرواہ نہیں ہونا چاہیئے۔

انسان کو خیال نہیں کرنا چاہیئے

کہ میں خدا سے دوری کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے بھی اس کے قرب کو حاصل کر لوں گا اس تصور اور خواہش کے درمیان تضاد ہے۔ انسان کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہ اللہ کی مدد کے بغیر خود اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی طاقت رکھتا ہے اللہ کی مدد کے بغیر اور اس کی نصرت کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اس کی ہمیں مدد لینی چاہیئے۔ اس سے دعا کرنی چاہیئے۔ اس سے یہ دعا بھی کرنی چاہیئے کہ وہ دعا کو قبول کرے اور ہمیں

قبولیتِ دُعا کا ایک نشان اور معجزہ

دکھائے۔ اس طرح اس کے فضل سے بشاشت کے ساتھ ہمیں عمل کرنے کی توفیق مل جائے. اور ہمارے ایمان اس کی رحمت سے مضبوط ہو جائیں۔ خود انسان کچھ نہیں کر سکتا انسان کو بہکنا نہیں چاہیئے انسان کو یہ زیب نہیں کہ وہ اپنے نفس کو فربہ کرے۔ انسان کو یہ نہیں چاہیئے کہ وہ خود نمائی کرے اور اپنے کو کچھ سمجھے اور اس کا اظہار کرے۔ عاجزی اس کی حقیقت اور عاجزانہ راہیں اس کا طریق ہونا چاہیئے۔ فرمایا۔ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ اللہ تعالیٰ کی ذات تو غنی ہے اسے تو تمہاری احتیاج نہیں ہے تمہیں اس کی احتیاج ہے۔ اگر تم اس احتیاج کا احساس نہیں رکھتے ہو۔ اگر تم عزت کے لئے اس سے عزت حاصل کرنے کی خواہش نہیں رکھتے ہو۔ اگر تم اپنے بوتے کے تسمہ کے حصول کے لئے خود کو طاقتور اور اپنی طاقت اور مال کی طاقت کو کافی سمجھتے ہو، تو تم مارے گئے ہلاک ہو گئے۔ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ اگر تم دعا کے ذریعہ اس غنی کے دروازے کو نہیں کھٹکھٹاؤ گے (جسے تمہاری احتیاج نہیں جس کی تمہیں ہر آن احتیاج ہے) تو مارے جاؤ گے

بس

بے پرواہ نہیں ہونا چاہیئے

غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ جس طرح اسے جو ہمارا محبوب اور پیارا آقا ہے نیند نہیں آتی اور اونگھ نہیں آتی۔ اسی طرح تم بھی جس حد تک تمہیں خدا نے طاقت اور توفیق دی ہے بیدار رہنے کی کوشش کرو۔ تاکہ تم خواہ چھوٹے سے پیمانہ پر ہی سہی۔ اس کی اس صفت کے (جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے کہ نہ اسے نیند آتی ہے نہ اونگھ آتی ہے۔ اپنی استعداد کے مطابق اپنی طاقت کے لحاظ سے مظہر بنو یہ درست ہے، لیکن تمہارے دل میں یہ بڑی شدید خواہش ہونی چاہیئے کہ اس کی ہر صفت کا ہم نے مظہر بننا ہے اور اس صفت کا بھی ہم نے مظہر بننا ہے جب یہ ہو جائے گا۔ جب تمہیں اپنا پتہ لگ جائے گا کہ تم کچھ بھی نہیں، جب تم کو اس کا علم اور اس کی معرفت حاصل ہو جائے گی کہ وہی سب کچھ ہے۔

وہی سب طاقتوں والا ہے

جب تم یہ پہچان لو گے کہ اسے تمہاری ضرورت اور احتیاج نہیں، جب تم اس کی یہ معرفت حاصل کر لو گے کہ تمہیں ہر چیز میں اس کی احتیاج ہے تو پھر وہ تمہیں مل جائے گا۔ پھر وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا۔ اور اپنی قدرت کے نشان تمہارے لئے ظاہر کرے گا۔ لیکن اگر یہ نہیں۔ خدا کرے کہ ہمیں ہر آن یہ احساس رہے اور ہمارا یہ احساس ہر وقت زندہ رہے کہ ہر وقت ہر چیز میں اور

ہر کام کے لئے ہمیں اس کی احتیاج ہے

اور وہ عنایہ ہے کہ اس کے فضل کو حاصل کرنے کی جد و جہد ہماری زندگیوں میں جاری رہے تاکہ ہم ہمیشہ ہی اس کے فضل اور اس کی رحمت کے وارث بنتے رہیں

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن"

درخواستِ دعا

میری اہلیہ شمس النساء صاحبہ دو یوم سے زچگی نہ ہونے سے کافی تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے مشکلات آسان فرمائے۔ آمین

خاکسار محمد حسین الدین احمدی

محبوب نگر (آندھرا)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۰ء

قسط اول

جماعت احمدیہ اور خدمتِ قرآن

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج مبلغ۔ دہلی۔

صد بار رقص ہا کنم از خرمی اگر ۔ بینم کہ حسن دلکش فرقاں نہاں نماند

(مسیح موعودؑ)

ترجمہ:۔ میں خوشی کے مارے سینکڑوں مرتبہ رقص کروں اگر یہ دیکھ لوں کہ قرآن مجید کا دلکش حسن پوشیدہ نہیں رہا۔

قرآن مجید خدا کی ایک عظیم الشان تجلی ہے۔ جس کا ظہور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوا۔ اور یہ وہ آتشی روشن اور کامل شریعت ہے جو بنی نوع انسان کی روحانی ہدایت کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے بھیجی گئی۔ اس عظیم الشان تجلی اور شریعت کا تذکرہ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان الفاظ میں فرمایا:۔

"میں ان کے لئے (بنی اسرائیل) ان کے بھائیوں میں تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے مونہہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا"۔ (استثناء $\frac{18}{18}$)

اور اس تجلی کی عظمت بائیبل میں ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پہ طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا۔ اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت (روشن شریعت) ان کے لئے تھی"۔

(استثناء $\frac{33}{2}$)

اس شریعت کی بابت اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

ترجمہ:۔ آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا ہے اور اور تمہارے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

اس کامل اور روشن شریعت کی آمد پر دین کامل ہو گیا اور روحانی زندگی کے حصول کے لئے تا قیامت دین اسلام کی پیروی لازم قرار دے دی گئی۔ گویا اب اسلام خاتم الادیان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن مجید خاتم الکتب ہے یعنی دین اسلام ہمیشہ کے لئے زندہ دین ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے زندہ رسول ہیں جن کی اتباع سے ہی جملہ روحانی مدارج حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور قرآن مجید ہمیشہ کے لئے زندہ کتاب ہے جس کی نعمتیں اور جس کے فیوض تا قیامت جاری رہیں گے۔

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل مسلمانوں کو ایک نہایت ہی اہم وصیت فرمائی تھی جو کتب احادیث میں ان الفاظ میں درج ہے۔

تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ

(مشکوٰۃ باب الاعتصام والسنۃ)

یعنی میں تم میں دو باتیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑو گے میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے جن میں سے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری اس کے رسول کی سنت ہے۔

امتِ مسلمہ کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک مسلمان قرآن مجید پر عامل رہے اور سنت رسول پر چلتے رہے۔ اللہ تعالےٰ نے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائی۔ مسلمانوں نے جہاں دنیاوی لحاظ سے ترقی کی روحانی لحاظ سے بھی قرآن مجید کی اتباع میں صدیق شہید۔ اولیاء۔ غوث و اقطاب اس امت میں ہوئے۔

لیکن اس وصیت کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا

وعن علی یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماءھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود (رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوٰۃ شریف کتاب العلم)

حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب اسلام صرف نام کا رہ جائے گا اور قرآن بطور نقش اور رسم کے رہ جائے گا (ظاہری طور پر) مسجدیں بڑی عمدہ بناوٹ کی وجہ سے آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اور اس زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے اور انہی میں سے فتنے نکلیں گے اور انہی میں وہ فتنے لوٹ کر جائیں گے۔

پھر فرمایا

لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو [النعل بالنعل ... اسرائیل] تفرقت علی ثنتین و سبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی

(رواہ الترمذی)

ترجمہ۔ یقیناً میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا جس طرح ایک جوتا دوسرے جوتے کے مشابہ اور برابر ہوتا ہے۔ اسی طرح میری امت (میرے کاموں میں) بنی اسرائیل کے مشابہ ہو گی ۔۔۔۔۔۔ پھر فرمایا بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری اُمت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو گی۔ اور یہ سارے کے سارے فرقے ناری اور جہنمی ہوں گے سوائے ایک فرقہ کے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا وہ فرقہ کون سا ہے جو جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہوگا۔ فرمایا وہ فرقہ ان امور پر چلنے والا ہوگا جن پر میں اور میرے صحابہ چلتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس انذار کو سامنے رکھ کر جب مسلمانوں کی حالت پر نظر ڈالتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسلمانوں میں وہ باتیں ظاہر ہو چکی ہیں۔ مسلمان مختلف فرقوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ اسلام ان کے اندر برائے نام ہے۔ وہ خود بآواز بلند یہ کہہ رہے ہیں۔

اپنا یا پرائے کا یارب ہم کو خود ہے اعتراف
ہم مسلمان ہیں لیکن ہم میں مسلمان نہیں

قرآن مجید کو پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے لوگ نظر نہیں آتے

اخبار اہلحدیث لکھتا ہے:۔

"زیادہ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ کل خود آپس کی صلح اور باہمی ملاپ کا دم بھرتے ہوئے قرآن اور حدیث کی طرف مائل ہوئے تھے آج ان کی کشتی بھی متزلزل نظر آرہی ہے اور وہ بھی آپس میں افتراق کی بادسموم کو چلا رہے ہیں"

(اہلحدیث ۷ر جولائی ۱۹۴۵ء)

ہمدم ۳ر مئی ۱۹۲۶ء میں لکھتا ہے:۔

"مسلمان آج پکار پکار کر کہہ رہے ہیں ان کا قرآن پاک ان کی ہدایت کے لئے کافی ہے۔ لیکن یہ قرآن کو پڑھتے ہیں نہ اسکی اتباع اپنے لئے دستور العمل بناتے ہیں۔"

اخبار مدینہ لکھتا ہے:۔

"آجکل مسلمانوں کی حالت کیا ہے اس کا سلجھا ہوا مختصر یہ ہے کہ وہ اکثر جن کا مذہب سے دور کا تعلق نہیں ان پر جان دینا شہادت سمجھتے ہیں۔ مگر جہاں اسلام کی حقیقت مٹی جا رہی ہو اس کے متعلق کوئی زبان تک نہیں ہلاتا۔ اس وقت مسلمان جس قدر تعلیم نبوی اور اخلاق حمیدہ اور اسوۂ حسنہ سے بے بہرہ ہیں اور بدعت اور شرک کفر و نفاق ذلت و معاصی میں گرفتار ہیں اس کا بیان کرنا ضروری نہیں۔ شر و فساد، جھوٹ فریب، دغابازی و مکاری حرام بکاری غرضیکہ کونسی برائی ہے جو ہم میں نہیں۔ ہم کو دعویٰ ہے کہ ہم مسلمان ہیں لیکن ہمارے کام مسلمانوں کے نہیں"۔

(مدینہ ۲۱ر ستمبر ۱۹۵۶ء)

سیدنا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم امت محمدیہ پر ایسا نازک وقت آنے کی صورت میں یہ بھی خوشخبری دیتے ہیں کہ امت محمدیہ ان بداعمالیوں کی وجہ سے تباہ نہ ہوگی بلکہ ان کی اصلاح کے لئے موعود مسیح آئے گا۔ چنانچہ فرمایا:۔

کیف تھلک امۃ انا فی
اولھا والمسیح ابن مریم
فی اٰخرھا۔

(جامع الصغیر سیوطی جلد ۲ صفحہ ۱۰۶)

کہ وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں خود (اس کی تربیت کے لئے) موجود ہوں اور آخر میں حضرت مسیح موعود ہوں گے اور یہ بھی فرمایا کہ جب وہ مسیح موعود آئے گا تو یحیی الدین ویقیم الشریعۃ وہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔

جماعت احمدیہ کے نزدیک سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہی وہ مقدس ہستی ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں مسیح موعود بنا کر بھیجا۔ آپ نے احیائے دین اور قیام شریعت کا اہم فریضہ سرانجام دیا۔

آپ کی بعثت کے وقت مسلمانوں نے جہاں خود قرآن مجید پر تدبر کرنا اور اس پر عمل کرنا بند کر دیا۔ وہاں انہوں نے یہ بھی کہنا شروع کر دیا کہ قرآن مجید کے اب نئے معارف نہیں نکل سکتے۔ بعض مسلمانوں نے کہا کہ علامہ رازی تک قرآن مجید کے معارف و حقائق معلوم ہوتے تھے لیکن اس کے بعد کسی کو اس کے نئے معارف کا علم نہیں ہوتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ غیر مسلموں نے بھی قرآن مجید پر اعتراضات شروع کر دیئے اور کہا کہ قرآن مجید بھی روحانی لحاظ سے نعوذ باللہ ایک مردہ کتاب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن ۱

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن مجید کے اندر ایسی تعلیمات پائی جاتی ہیں جو قیامت تک کام دیں گی۔ اس کے لئے اس کے معارف و حقائق کبھی ختم نہ ہوں گے اور دنیا پر کوئی ایسا زمانہ نہیں آئے گا جس میں قرآن مجید لوگوں کی روحانی راہنمائی سے قاصر ہو وہ ایک زندہ کتاب ہے جس سے ہر زمانہ میں زندگی کا سامان میسر آسکتا ہے اور وہ معارف و حقائق کا ایک خزانہ ہے جو کبھی ختم ہونے میں نہیں آتا۔

قرآن مجید کے معارف و حقائق کے سلسلہ میں آپ نے اپنی ذات کو پیش کیا اور فرمایا کہ اسی قرآن مجید کی اتباع سے خدا تعالےٰ مجھ سے کلام کرتا ہے اور قرآنی حقائق و معارف سے مجھ کو آگاہ کرتا ہے۔ غیر مسلموں کے سامنے آپ نے اپنی مشہور کتاب براہین احمدیہ کے ذریعہ قرآن مجید کے حقائق و معارف کا ایک دریا بہا دیا۔ اور مسلمانوں کو یقین دلانے کے لئے کہ واقعی آپ کا تعلق خدا تعالےٰ سے ہے اور خدا تعالےٰ آپ کو قرآن مجید کے حقائق سے آگاہ فرماتا ہے۔ کتاب اعجاز المسیح رقم فرمائی اور اس میں بیان کردہ حقائق کے بارہ میں اعلان فرمایا کہ اگر اس کتاب میں بیان کردہ معارف سے بڑھ کر معارف کوئی بیان کر دے تو میں ایسے شخص کو پانچصد روپیہ نقد انعام دوں گا۔

لیکن ساتھ ہی آپ نے فرمایا

فانہ کتاب لیس لہ
جواب ومن قام بجوابہ
وتشمر فسوف یری انہ
تندم وتذمر۔

یعنی یہ وہ کتاب ہے جس کا جواب نہیں جو شخص بھی جواب کے لئے کھڑا ہوگا وہ دیکھے گا کہ وہ کس طرح نادم اور شرمندہ کیا جاوے گا۔

پھر فرمایا:۔

وان اجتمع ابناءھم وآباءھم واکفاءھم وعلماءھم وحکماءھم وفقھاءھم علی ان یاتوا بمثل ھذا التفسیر فی ھذا المدی القلیل الحقیر لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیراً

(اعجاز المسیح صفحہ ۵۵)

ترجمہ:۔ اگر ان مخالفین کے بیٹے اور ان کے آباء اجداد جمع ہوں اور ان کے ہم عمر علماء، حکماء اور فقہاء جمع ہو کر اس قسم کی تفسیر اس قلیل مدت میں لکھنے کی کوشش کریں تو وہ نہیں لا سکیں گے خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں۔

چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب فیض ساکن بھیں ضلع جہلم نے اس کتاب کا جواب لکھنا چاہا۔ تو حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا منعہ مانع من السماء۔ یعنی آسمان سے ایک روکنے والے نے اس کو روک دیا۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب ابھی نوٹ ہی تیار کر رہے تھے کہ ایک ہفتہ کے اندر راہی ملک عدم ہو گئے۔

آپ نے اس قسم کی کتب تحریر فرما کر قرآن مجید کی ایک بہت بڑی خدمت سرانجام دی اور یہ بتایا کہ قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے اور اس کے ساتھ ہی مخالفین اسلام کو اس طرف بھی توجہ دلائی کہ قرآن مجید کا یہ دعویٰ کہ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ (اگر تم کو اس بات میں شبہ ہے کہ قرآن مجید خدا کی طرف سے نازل شدہ نہیں تو اس جیسی ایک ہی سورۃ لا کر دکھاؤ) اب بھی اپنی جگہ پر قائم ہے۔ جب میری ایک تفسیر کا جو خدا کی مدد سے میں نے تحریر کی ہے مخالفین مقابلہ کرنے سے قاصر ہیں تو اس کلام کا جو سب کا سارا خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے کیونکر مقابلہ کر سکتے ہیں۔

خدمت ۲

قرآن مجید کے متعلق مسلمانوں میں یہ غلط خیال گھر کر گیا تھا کہ اس میں ناسخ اور منسوخ آیات پائی جاتی ہیں یعنی قرآن مجید کی کئی آیات ایسی ہیں جن کا حکم بعض دوسری آیات کے ذریعہ یا بعض احادیث نبوی کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے منسوخ کر دیا گیا ہے۔ ان کے نزدیک اب صرف ناسخ آیات واجب العمل ہیں۔ اور منسوخ آیات کا حکم ہمیشہ کے لئے اٹھ گیا ہے اور ان کی صرف تلاوت ہی قرآن مجید میں رہ گئی ہے۔ اس قسم کی منسوخ آیات مختلف علماء کے نزدیک پانچ سے کر سات صد تک ہیں۔

یہ عقیدہ قرآن مجید کی شان اور عظمت کو دھبہ لگانے والا تھا۔ اور اس کی حقانیت کو غیر مسلموں کی نگاہ میں مشتبہ کرتا تھا اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"علماء نے مصالحت کی راہ سے احادیث کو بعض آیات قرآنی کے ناسخ قرار دیا لیکن حق یہی ہے کہ حقیقی نسخ قرآن میں جائز نہیں کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے"

(الحق مباحثہ لدھیانہ صفحہ ۹۱)

نیز فرمایا:۔

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام و اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۰)

(باقی آئندہ)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ ۲۱ بروز منگل گیارہ بجے رات تیسرا فرزند عطا فرمایا فالحمد للہ۔ جملہ احباب و بزرگان کی خدمت میں زچہ بچہ کی صحت و سلامتی و نومولود کے خادم دین بننے اور درازیٔ عمر پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد رمضان زرقانی مسلم دکان ... [illegible]

امنِ عالم کے قیام کا واحد ذریعہ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے عالمگیر ایٹمی جنگ کے متعلق وارننگ

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف

حالاتِ زمانہ

موجودہ زمانہ میں سائنس اور ٹیکنالوجی نے ایسی ترقی کی ہے کہ انسان چاند پر جا پہنچا ہے اور نئی نئی غیر معمولی ایجادات اور اختراعات نے اسے اور بھی اوپر جانے کا حوصلہ دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس ترقی نے دنیا کو امن و سکون و اطمینان سے محروم کر دیا ہے اور انسان کو قیامت خیز اسلحہ دے کر محشر انگیز تباہی کے حوالے کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اقوام عالم میں باہمی ظلم و زیادتی بے انصافی خود غرضی جبر اقتدار کی حرص اور کشمکش کا طوفان ایسا اٹھا ہے کہ انسان کو مذہب روحانیت اخلاق فاضلہ و اقدار عالیہ اور اعمال کے اخروی نتائج کے تصور سے دور پھینک دیا ہے اور انسان بے باک ہو کر رہ گیا ہے جس کی وجہ سے فتنوں و جنگوں کا سلسلہ جاری ہو گیا ہے۔ اور ایٹمی جنگ کا شدید خطرہ ساری دنیا پر منڈلا رہا ہے۔ دلوں سے امن و امان و سکون و اطمینان اُٹھ چکا ہے اور ساری دنیا جہنم کے کنارے پر کھڑی ہے۔ اب سوال ہے کہ انسان کو امن و اطمینان کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ اس کے لئے اقوام عالم نے مختلف تجاویز اور طریقے اختیار کر کے آزما دیکھے ہیں ان سب میں ان کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے آلات حرب اور ہتھیاروں کی دوڑ ایک علاج سمجھی گئی جو ناکام رہی۔ لیگ آف نیشنز امن کے قیام کا ذریعہ قرار دی گئی یہ تجربہ بھی فیل ہوا پھر یو۔ این۔ او۔ نے بھی سب کو مایوس کر دیا اور انسانی حقوق کا چارٹ بھی دھرا رہ گیا اور امن و اطمینان حاصل نہ ہو سکا اور دنیا پر مایوسی کے بادل چھا گئے اور امن عالم کے لئے قوموں کی تمام مساعی بے کار ہو گئیں اور مجلس اقوام متحدہ کے پیمانے اقوام کا وہی حشر ہوا جو دو بلیوں کا بندر کے سامنے ہوا تھا سوائے حسرت کے ان کے ہاتھ کچھ نہ آیا اس سے ظاہر ہے کہ عالمی امن نہ تو ہتھیاروں اور فوجی توازن سے قائم ہو سکتا ہے نہ سیاسی مجالس اقوام سے بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔ اور نہ مساوات کے منشورات سے قائم کیا جا سکتا ہے

قیامِ امن کا واحد ذریعہ

اس کے قیام کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ قومیں اپنے دلوں کی اصلاح کریں اور اصلاح کا ذریعہ خدا کا نبی اور مامور ہے جو ضرورت کے وقت خدا تعالیٰ کی منشاء سے کھڑا ہوتا ہے۔ پس امن کے قیام کے لئے سب سے بڑی ضروری چیز خدا کے نبی و رسول کا وجود ہے۔ اس کے ذریعہ سے اہل دنیا کے دل و دماغ کی اصلاح ہو سکتی ہے اور ان میں تبدیلی و انقلاب آ سکتا ہے۔ خالی مذہب یا مذہبی کتاب یہ عالمگیر انقلاب پیدا نہیں کر سکتی سب اہل مذاہب کے پاس ان کی مذہبی کتب موجود ہیں۔ عیسائیوں کے پاس بائبل مسلمانوں کے پاس قرآن کریم موجود ہے۔ مگر ان لوگوں کی جو روحانی و اخلاقی حالت ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں

آج مختلف ممالک کی طرف سے امن کے قیام کے لئے کانفرنسیں منعقد کی جا رہی ہیں۔ اور ان میں یہ غور کیا جا رہا ہے کہ اوّل عالمگیر جنگ کے خطرہ کے سبب سے تمام اہل مذاہب اپنی پوری طاقت اور اتفاق سے قیام امن عالم کے لئے مساعی بروئے کار لائیں اور اپنی حریفانہ کشمکش اور باہم چپقلش کو بالائے طاق رکھ دیں۔ دوسرے یہ کہ اہل مذاہب مذہب سے سچا لگاؤ پیدا کریں اس سے بیگانہ نہ رہیں۔ اور مذہب کو فعال محرک و مؤثر بنائیں۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ اس مردہ لاش میں جان و روح کہاں سے آئے دیگر مذاہب کا تو خیر کیا کہنا وہ تو زمانہ کے دست و برد کا شکار ہیں۔ قرآن کریم بے شک زندہ اور محفوظ کتاب ہے۔ مگر وہ اپنے حاملین میں کوئی حرکت پیدا نہیں کر رہا ہے کیونکہ ان کے دل مر چکے ہیں اور ماہر ٹیکہ لگانے والا۔ ڈاکٹر ان میں موجود نہیں جو زندگی کی روح ان میں پھونکے اور وہ حرکت میں آ جائیں اور ان میں عالمگیر انقلاب رونما ہو جو امن عالم پر منتج ہو۔

پس یہ عالمی امن کی کانفرنسیں بھی امن کے قیام سے قاصر ہیں کیونکہ وہ امن کے اصل ذریعہ سے ناواقف محض ہیں۔ قیام امن اقوام عالم کا اصل ذریعہ خدا تعالیٰ کا نبی ہے۔ جسے اس نے عین ضرورت کے وقت قادیان میں کھڑا کر دیا ہوا ہے۔ اس نے یہ اعلان عام فرمایا ہے۔ ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

پس ہم تمام اقوام عالم و اہل ممالک مذاہب اور ان کی عالمی یا ملکی کانفرنسوں کو بر ملا بتا دینا چاہتے ہیں کہ اگر وہ امن کے خواہاں ہیں تو وہ خدا کی طرف سے کھڑے ہونے والے نبی کی طرف آ جائیں اور اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیں پھر وہ دیکھیں گے کہ ان کو کیسا امن و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

ہم چین، جاپان، ہندوستان، پاکستان روس امریکہ اور دیگر ممالک اور تمام اقوام عالم کو ہشیار کرانا چاہتے ہیں کہ دنیا میں امن ان عالمی کوششوں میٹنگوں اور کانفرنسوں کے ذریعہ سے قائم نہ ہو گا جس کو وہ کروڑوں اور اربوں روپیہ کے خرچ سے تجویز کر رہے ہیں بلکہ امنِ حقیقی خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے سے پیدا ہو گا وہ طریق اس نے اپنے نبی وقت کے ذریعہ سے بہت عرصہ پہلے بتا دیا ہوا ہے اور وہ نبی وقت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں آپ نے ۱۹۰۱ء میں دنیا کو وارننگ دیتے ہوئے اعلان فرمایا تھا۔

ایٹمی جنگ کے متعلق وارننگ

فرمایا:۔

کہاں تک حرص و شوق مال فانی
اٹھو ڈھونڈو متاع آسمانی
کہاں تک جوشش اعمال و آمانی
یہ سو سو جھید ہیں تم میں نہانی
تو پھر کیونکر ہٹے وہ یار جانی
کہاں غربال میں رہتا ہے پانی
کرو کچھ فکر ملک جاودانی
یہ ملک و مال جھوٹی ہے کہانی
بسر کرتے ہو غفلت میں جوانی
مگر تم نے یہی دل میں ہے ٹھانی
خدا کی ایک بھی تم نے نہ مانی
ذرا سوچو یہی ہے زندگانی
خدا نے اپنی رہ مجھ کو بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آ جائے گی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولیٰ نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(درثمین)

پھر ۱۹۰۸ء میں اعلان فرمایا:۔

"میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

کیا یہ تمام بزرگانِ دین دائرہ اسلام سے خارج ہیں؟

مدیر ماہنامہ "تجلّی" دیوبند سے ایک استفسار

از مکرم بشارت احمد صاحب متعلم ایم۔بی۔بی۔ایس (سال اوّل) عثمان آباد

محترم ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ بدر قادیان

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ایک مضمون ارسال کر رہا ہوں جو عامر عثمانی مدیر ماہنامہ "تجلی" دیوبند سے مخاطب ہے اس کی ایک کاپی عامر عثمانی صاحب کے نام بھی بھیج رہا ہوں لیکن امید نہیں کہ وہ اس کو اپنے ماہنامہ میں شائع کریں اسلئے ازراہ نوازش آپ اس کو بدر میں شائع فرماکر ممنون فرمائیں والسّلام خاکسار ——— بشارت احمد

جناب عامر عثمانی صاحب فاضل مدیر ماہنامہ "تجلّی" دیوبند (یوپی)

ماہنامہ "تجلی" ستمبر اور اکتوبر کی مخصوص اشاعت کے ص۷۵ پر "ختم نبوت پر یقین نہ رکھنے والا کافر اور مرتد ہے" کے عنوان کے تحت ایک عدالت کا فیصلہ نظر سے گزرا جو آپ نے روزنامہ "وفاق" لاہور ۱۱ر اگست ۱۹۷۰ء کے حوالے سے شائع کیا ہے۔ آپ سے مخاطب اس لئے ہوں کہ آپ نے اس فیصلہ پر بطور تبصرہ چند سطور اپنی جانب سے تحریر کی ہیں جو میں ذیل میں نقل کر رہا ہوں

"قادیانیوں کے ملت اسلامیہ سے الگ ایک فرقہ ہونے کا فیصلہ ابھی ہمارے ملک میں ایک عدالت عالیہ بھی دے چکی ہے مگر چند وجوہات سے ہم نے اسے قابل ذکر نہ سمجھا ایک تو وہ مجملاً بس ایک خبر کے طور پر ہماری نظر سے گذرا تھا۔ دوسرے وہ بہرحال ایک غیر مسلم عدالت کا فیصلہ تھا جو قانوناً ہمارے لئے واجب التسلیم ہے مگر دینی حیثیت سے اسے صحیح قرار نہیں دیا جا سکتا لیکن اب پاکستان کی ایک مسلم عدالت نے بھی ایسا ہی فتویٰ صادر کر دیا ہے جسکی تفصیل ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

اب ذیل میں میں چند بزرگانِ دین کے اقوال و مذاہب ختم نبوت کے متعلق درج کر رہا ہوں یہ تمام بزرگانِ دین محتاجِ تعریف نہیں بلکہ ہر ان میں سے نہ صرف معروف بلکہ ہر جہت سے مسلمانوں کے لئے قابل تعظیم و تکریم بھی ہے۔

۱۔ امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ معلمہ نصف الدین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

"لوگو یہ تو کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(تکملہ مجمع البحار ص۸۵)

۲۔ سرتاج صوفیا حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی علیہ الرحمت فرماتے ہیں

"وہ نبوت جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے منقطع ہوئی ہے۔ وہ صرف تشریعی نبوت ہے۔ نہ کہ مقام نبوّت پس اب کوئی شرع نہ ہوگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرع کی ناسخ ہو۔ اور نہ آپ کی شرع میں کوئی حکم بڑھانے والی شرع ہوگی اور یہی معنی رسول اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ہیں کہ ان الرسالۃ و النبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبیّ یعنی مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی (اس قول سے) یہ ہے کہ اب ایسا کوئی نبی نہیں آئے گا جو میری شریعت کے مخالف شریعت پر ہو بلکہ جب کبھی کوئی نبی ہوگا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا" (فتوحات مکیہ جلد ۲ ص۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"پس نبوّت کلی طور پر نہیں اُٹھی اس لئے ہم نے کہا ہے کہ صرف تشریعی نبوت اُٹھی ہے۔ اور یہی معنی حدیث لا نبی بعدی کے ہیں۔"

(فتوحات مکیہ جلد ۲ حصہ ۶۴)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"آغاز و انجام والی اشیاء میں سے شریعتوں کا کرنا بھی ہے اللہ تعالیٰ نے شریعت کے اتارنے کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شرع سے ختم کر دیا ہے پس آپ خاتم النبیین ہیں۔"

(فتوحات مکیہ جلد ص۵۵-۵۶)

پھر فرماتے ہیں:۔

"بے شک نبوت قیامت کے دن تک مخلوق میں جاری ہے اگرچہ نئی شریعت کا لانا منقطع ہو چکا ہے پس شریعت کا لانا نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے"

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۶۰)

(۳) حضرت پیرانِ پیر سید عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ قدس سرہٗ (آپ چھٹی صدی کے مجدد ہیں) فرماتے ہیں:۔

"بے شک اللہ تعالیٰ ہمیں خلوت میں اپنے کلام اور اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کے معنی سے آگاہ کرتا ہے۔ اور اس مقام کا رکھنے والا انسان انبیاء اور اولیاء سے ہے۔"

(الیواقیت و الجواہر جلد ۲ ص۲۵ و نبراس شرح الشرح العقائد حاشیہ صفحہ ۴۴۵)

(۴) حضرت امام عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں:۔

"پس بے شک مطلق نبوت نہیں اُٹھی اور صرف تشریعی نبوت اُٹھی ہے۔"

(الیواقیت والجواہر ص۲۹ بحث ۳)

آگے فرماتے ہیں:۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول "میرے اور نبی اور رسول نہیں" سے مراد یہ ہے کہ میرے بعد کوئی شریعت لانے والا نبی اور رسول نہیں ہوگا۔" (ایضاً)

(۵) عارف ربّانی سید عبد الکریم جیلانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریعی نبوت کا حکم منقطع ہوا ہے اور اس طرح محمد رسول اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ کیونکہ آپؐ کمال کو لائے ہیں اور کوئی اس کمال کو نہیں لایا۔"

(الانسان الکامل باب ۳۶ جلد اول ص۷۶)

(۶) رئیس الصوفیاء حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا کی راہ میں نیکی بجالانے کی ایسی تدبیر کو کہ تجھے اُمت کے اندر نبوت مل جائے۔"

(مثنوی دفتر اوّل ص۵۳)

(۷) حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب مجدد دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

(۱) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نبی ختم ہونے کے یہ معنے ہیں کہ آپ بعد کوئی ایسا شخص نہیں ہو سکتا جسے خداتعالیٰ شریعت دے کر لوگوں کی طرف مامور کرے۔"

(تفہیمات الٰہیہ تفہیم ص۵۲)

(۸) مولوی عبد الحی لکھنوی فرنگی محلی تحریر فرماتے ہیں:۔

"بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا زمانے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحبِ شرع جدید البتہ ممتنع ہے۔"

(۹) حضرت امام علی القاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

"اگر ابراہیم (فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے اور اسی طرح اگر حضرت عمرؓ نبی ہو جاتے تو یہ دونوں آپؐ کے متبعین ہی رہتے۔"

(موضوعات کبیر ص۵۸)

پھر آگے فرماتے ہیں۔

"ان کا نبی ہو جانا خداتعالیٰ کے

(باقی ص ۹پر)

قول خاتم النبیین کے خلاف نہ ہو تاکید محکہ خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی اُمت میں نہ ہو۔"

(موضوعات کبیر صفحہ ۵۹)

(۱۰) نواب صدیق حسن خانصاحب بھوپالوی علیہ الرحمۃ ہندوستان کے اہلحدیث علماء میں سے ممتاز عالم دین تھے ان کی تفسیر فتح البیان عربی زبان میں مصر میں طبع ہوئی ہے آپ تحریر فرماتے ہیں "حدیث لَا وَحْیَ بَعْدَ مَوْتِیْ بے اصل ہے ہاں لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ آیا ہے اس کے معنی نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہیں لائے گا؟"

(اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۶۲)

(۱۱) حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی علیہ الرحمۃ بانی مدرسہ دیوبند تحریر فرماتے ہیں:۔

"عوام کے خیال میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔" (تحذیر الناس صفحہ ۳)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔" (تحذیر الناس صفحہ ۲۸)

ان تمام بزرگان دین نے آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی وغیرہ کی جو انقطاع نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔ یہی تشریح فرمائی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شارع اور مستقل نبی نہیں آسکتا۔ ان کے نزدیک اُمتی نبی کا آنا منافی ختم نبوت نہیں۔ اس لئے ہم مسیح موعودؑ کو اُمتی نبی تسلیم کرتے ہیں۔

(تمام مترجم حوالجات مولوی مودودی کے رسالہ "ختم نبوت" پر علمی تبصرہ از قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری سے لئے گئے ہیں)

اب اس پر میرا آپ سے یہ سوال ہے کہ مندرجہ بالا فیصلہ جو قادیانیوں کو ملت اسلامیہ سے الگ ایک فرقہ قرار دیتا ہے۔ کیا اس فیصلہ کے تحت یہ تمام بزرگان دین جو قادیانیوں کے ہم خیال ہیں ملت اسلامیہ سے الگ قرار نہیں پاتے؟ کیا آپ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ تمام بزرگان دین جن کی خاک نعلین سے بھی آپ کمترین ہیں آپ کے دائرہ اسلام سے خارج ہیں؟

اگر آپ کہیں گے "ہاں" تو ہم کہتے ہیں مبارک ہو آپ کو آپ کا وہ دائرہ اور اس کے اندر والا وہ اسلام۔ کیونکہ اگر ان تمام بزرگان دین کو ملت اسلامیہ سے الگ کیا جائے تو پھر دیکھیئے کہاں نظر آتا ہے اسلام اور کہاں نظر آتا ہے اُس کا دائرہ۔ کیا ان بزرگان دین کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے اسلام تم تک نہیں پہنچایا؟ افسوس صد افسوس کہ جن لوگوں نے اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرکے اسلام کی حفاظت کی اور آپ تک اسلام کو پہنچایا، آپ نے انہی کی بتائی ہوئی آفتاب کی طرح روشن حقیقت کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہو۔ اور اس پر طرّہ یہ کہ اس کو حق کہنے والے کو ملت اسلامیہ سے الگ قرار دیتے ہو پھر یہ بھی نہیں دیکھتے کہ ہم نے کیا کہہ دیا۔ اُس کا اثر اسلام پر کیا ہوا اور خود ہم پر کیا ہوا۔

ہمیں اسکی تو کچھ بھی پرواہ نہیں کہ کوئی ہمیں مسلمان کہے۔ یا کافر مرتد کہے یا ملحد ہم نے اگر فی الحقیقت کفر کیا ہے تو سارے عالم ملکر بھی ہم کو مسلمان کہیں تو بھی ہم مسلمان نہیں بن سکتے۔ اور اگر ہم حق پر ہیں ہم قرآن سنت اور حدیث پر صحیح معنوں میں عمل کرتے ہیں تو ساری کائینات بھی اپنی پوری طاقت سے ہمیں کافر کہے تو کافر نہیں ہو سکتے ہمارے ایمان کی گواہی خود خالق کائنات سرور کائنات اور تمام ملائکہ دیں گے اور پوری طاقت سے کہیں گے کہ یہ سچے مسلمان ہیں اور یہی سچے مومن ہیں۔

اس مضمون کو لکھنے کی غرض یہ نہیں کہ آپ کو اس بات پر راضی کریں کہ ہمکو مسلمان کہو بلکہ یہ مضمون صرف اسی غرض سے لکھا گیا ہے کہ آپ کے ذہن کو قدرے جنبش دے کر آپ کی توجہ کو حقیقت کی جانب پھیرا جائے تاکہ آپ کو بھی پتہ چل جائے کہ ہمارا اقدام کس قدر خطرناک اور بد اقدام ہے۔

اللہ تعالےٰ آپ کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین۔

بدر

کی خریداری ہر احمدی کا فرض ہے اس کے خریدار بن کر دینی علوم سے استفادہ فرماویں۔

امن عالم کے قیام کا واحد ذریعہ (بقیہ صفحہ ۶)

ڈرتا وہ مردہ ہے نہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

بھائیو! آپ نے حال ہی میں بنگال میں موجودہ زمانہ کے نوحِ ثانی کے طوفان عظیم کا نظارہ دیکھا ہے اور جنگوں کے نظارے بھی آپ کے سامنے ہیں۔ مگر جس ایٹمی جنگ کی اوپر خبر دی گئی ہے اس کا آپ لوگ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ وہ عالمگیر اور قیامت خیز تباہی ہوگی۔ آپ جس چیز کے پیچھے پڑے ہیں۔ وہ آپ سے چھین لی جائے گی اور انسان تباہی کا شکار ہو کر ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے کوچ کر جائیں گے۔ اس لئے ہوشیار ہو جاؤ اور وقت سے پہلے اپنے دلوں کی اصلاح اور اپنی زیادتیوں سے توبہ کرو۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے اپنے الہام سے فرمایا ہے

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُغَيِّرَ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔

"کہ خدا تعالےٰ ایسا نہیں ہے جو اپنی تقدیر کو بدل دے جو ایک قوم پر نازل کی جب تک کہ وہ قوم اپنے دلوں کے خیالات کو نہ بدل ڈالیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۴)

پس اگر توبہ نہ ہوگی تو عذابوں کا سلسلہ چلتا چلا جائیگا تا آنکہ وہ آخری زلزلۃ الساعۃ اور قیامت خیز ہلاکت اور عالمگیر ہستناک ایٹمی جنگ کا نشان ظاہر ہو کر ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

تقریب شادی خانہ آبادی

اور

دعوت ولیمہ

قادیان ۱۰ ہجرت (مئی) - مقامی طور پر عزیزم خورشید احمد صاحب انور نائب مدیر ہفت روزہ بدر قادیان ابن مکرم عبد العظیم صاحب درویش کی شادی خانہ آبادی کی تقریب گذشتہ ماہ کے آخری عشرہ میں عمل میں آئی۔ مورخہ ۲۰ ماہ اپریل کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے اجتماعی دعا فرمائی۔ جس میں مقامی احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اگلے روز یعنی مورخہ ۲۱ شہادت (اپریل) کو بوقتِ دوپہر پانچ افراد پر مشتمل برات کوٹہ (راجستھان) کے لئے روانہ ہوئی۔ یاد رہے کہ عزیز موصوف کے نکاح کا اعلان گذشتہ سے پیوستہ سال محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے عزیزہ زکیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد اطہر بیگ صاحب آف کشن گنج ضلع کوٹہ (راجستھان) کے ہمراہ فرمایا تھا۔ برات مورخہ ۲۹ اپریل کو بخیل و مرام واپس قادیان پہنچی۔ مورخہ ۲ ماہ رواں کو بعد نماز مغرب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کمروں میں مکرم عبد العظیم صاحب درویش نے عزیزم خورشید احمد صاحب انور کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں کم و بیش ایک صد پچاس مقامی احباب و خواتین مدعو تھے۔ کھانے سے فراغت کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ تعالےٰ نے اجتماعی دعا فرمائی۔ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت کرے۔ مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کے سائے میں خوشگوار زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

آل انڈیا احمدیہ کانفرنس سرینگر

بتاریخ ۲۸-۲۹-۳۰ اگست ۱۹۷۱ء

احباب جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ اگست سنہ ۱۹۷۱ء مطابق ۲۸-۲۹-۳۰ ظہور سنہ ۱۳۵۰ ہش بروز سنیچروار۔ اتوار اور سوموار کو آل کشمیر احمدیہ کانفرنس کا انعقاد سرینگر میں ہوگا لہذا جماعتیں ابھی سے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے تیاریاں کریں۔ نیز اللہ تعالےٰ سے بھی دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب بنائے۔ المعلن خاکسار غلام نبی نیاز صدر آل کشمیر جلسہ کمیٹی

لیپ فارورڈ پروگرام اور اس کی عظمت و اہمیت

(بقیہ صفحہ اول)

۱۹۶۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از سر نو یورپ کے باشندوں کو پڑھ کر سنائے تھے کہ :-

"وہ دن قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی"

تین ہی سال کے اندر ایک عظیم الشان معجزہ اور نشان آسمانی بن کر سرزمین افریقہ کے بیابانوں اور تاریک براعظم کے لاکھوں باشندوں کی زبان سے کلمہ توحید کے اقرار کی صورت میں ظاہر ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے اپنے الفاظ ہیں :-

"اب اللہ تعالیٰ اپنی عظمت اور جلال اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے جو جلوے مجھے اور میرے ساتھیوں کو مغربی افریقہ میں دکھائے ان کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں ہے"

(بحوالہ "خالد" دورہ مغربی افریقہ نمبر)

پس افریقہ کے باشندوں کا خدا کے مقرر کردہ خلیفہ راشد کے حضور والہانہ اظہار ایمان اور عقیدت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق یقیناً اس امر کی عظیم الشان علامت ہے کہ اب

"وہ دن قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید ...... ملکوں میں پھیلے گی"

چنانچہ سیرالیون میں مسلم کانگرس کے استقبالیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطاب فرمایا اس میں پھر ساری دنیا میں اسلام کے غلبہ کی پیشگوئی نہایت پر شوکت الفاظ میں فرمائی۔ حضور کے اس خطاب کے متعلق نامہ نگار کی رپورٹ کا اقتباس درج ذیل ہے :-

"حضرت اقدس نے بڑے جلال سے بلند آواز کے ساتھ ایک اعلان کیا حضور کی آواز بجلی کی طرح کڑکی اور جسم و جان میں سرایت کر گئی۔ حضور نے فرمایا میں آپ کو پوری قوت سے بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبہ کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتح مند ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ آئندہ پچیس سال کے اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے ......

میں نے ۱۹۶۷ء کے دورے کے وقت یورپ کو خبردار کیا تھا کہ اپنے خالق کی طرف لوٹ آؤ ورنہ مٹ جانے کے لئے تیار ہو جاؤ ..

...... فتح مکہ سے ایک سال پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ مسلمان مکہ کو فتح کر لیں گے۔ لیکن یہ بظاہر انہونی ہو کر رہی۔ اسی طرح میں اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر بتاتا ہوں کہ اسلام کی آخری فتح کے دن بہت قریب ہیں"

(الفضل ۲ جون ۱۹۷۰ء)

غرض حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ افریقہ اور حضور کے جاری فرمودہ

لیپ فارورڈ پروگرام

کا تعلق محض افریقی ممالک سے ہی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور خود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سے واضح ہے کہ اس عظیم الشان پروگرام کا اصل تعلق تمام دنیا میں جلد ظاہر ہونے والے غلبہ اسلام کے ساتھ ہے۔

اس امر کی تصدیق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیشگوئیوں سے بھی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بہ صفات بیان فرمائی تھیں

"وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

ان عظیم الشان صفات کے ماتحت افریقہ کے "تاریک براعظم" میں بسنے والی قوموں کو صدیوں کی جہالت اور عیسائیت کی یورش سے نجات دلانے اور خدا تعالیٰ کی سچی توحید اور اسلام کی زندگی بخش تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے وہاں تبلیغ اسلام کا آغاز فرمایا تھا۔ آپؓ افریقن ممالک کے متعلق فرماتے ہیں :-

"خدا نے ان افریقن ممالک کو احمدیت کے لئے مخصوص کیا ہوا ہے اور اسلام کی ترقی کے ساتھ ان کا نہایت گہرا تعلق ہے"

آپ نے افریقن ممالک میں تبلیغ اسلام کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں کے باشندوں میں حقیقی اسلام کا تعارف اور استحکام۔

"نہ صرف ان لوگوں کی زندگی کا باعث ہوگا بلکہ ساری دنیا کو زندہ کرنے کا ذریعہ بن جائے گا"

(خطاب ۱۸ فروری ۱۹۴۵ء مطبوعہ الفضل ۸ فروری ۱۹۶۱ء)

پس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ مغربی افریقہ بحیثیت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد آنے والے خلیفہ کے دراصل حضرت مصلح موعودؓ کے مشن کو جاری رکھنے کا موجب ہے اور حضور کا جاری کردہ

"لیپ فارورڈ پروگرام"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اس عظیم الشان الہام الٰہی کی صداقت کو اب بھی ظاہر کر رہا ہے کہ

"وہ جلد جلد بڑھے گا"

اوپر یہ واضح کیا گیا ہے کہ افریقہ میں اسلام کے قیام و استحکام کا تمام دنیا میں اسلام و احمدیت کی ترقی اور غلبہ اور دنیا میں عیسائیت کی آخری شکست کے ساتھ نہایت گہرا تعلق ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"یہ جنگ جو ہم نے عیسائیت سے لڑنی ہے اس کا فیصلہ افریقہ میں ہوگا۔ کیونکہ اگر آج ہم افریقہ سے عیسائیت کو نکال دیں تو پھر ان کے لئے یہ بڑا ہی مشکل ہے سپین یا جنوبی امریکہ میں اس طرح اکٹھے ہو جاتا اور Counter Attack کے لئے جمع ہو جانا کہ جس میں انہیں کامیابی کی امید ہو"

(الفضل ۲۰ اگست ۱۹۷۰ء)

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشوف والہامات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی یعنی یورپین ممالک میں احمدیت کے اثر و نفوذ کے آغاز کے ساتھ مخالفین احمدیت کو بھی ان کی مخالفانہ کوششوں میں شکست نصیب ہوگی۔ چنانچہ الحکم جلد نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل کشف و الہام شائع ہو چکا ہے :-

"۲۸ اگست ۱۹۰۱ء کی صبح کو حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مخالف دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک تو مسلمان ملا مولوی وغیرہ۔ دوسرے عیسائی انگریز وغیرہ دونوں اس مخالفت اور اسلام پر ناجائز حملے کرنے میں زیادتی کرتے ہیں آج ہمیں ان دونوں قوموں کے متعلق ایک نظارہ دکھایا گیا اور الہام کی صورت پیدا ہوئی مگر اچھی طرح یاد نہیں رہا۔ انگریزوں وغیرہ کے متعلق اس طرح سے تھا کہ ان میں بہت لوگ ہیں جو سچائی کی قدر کریں گے اور ملا مولویوں کے متعلق یہ تھا کہ ان میں سے اکثر کی موت مسلوب ہو گئی ہے"

(بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص ۴۲۳)

غرض سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الٰہی مشیت کے ماتحت عظیم الشان "لیپ فارورڈ پروگرام" کا اجراء درحقیقت بہت سی الٰہی تقدیروں کا مظہر ہے اور انشاء اللہ جلد جلد دنیا میں ایسے حیرت انگیز انقلاب رونما ہوتے چلے جائیں گے جو مخالف اسلام قوتوں کے زوال اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور شوکت اور عظمت کے تمام دنیا میں استحکام کا موجب بنتے چلے جائیں گے ۔

دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ میں اب جلد لہرانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

(حضرت مسیح موعودؑ)

ضروری اعلان

مکینہ ارشد بشیر احمد صاحب آف قادیان کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ اخراج از قادیان (پنجاب) کی تعمیل نہ کرنے کی وجہ سے اخراج از جماعت دستاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ بعد میں پہلے فیصلہ کی تعمیل کر لینے پر انہیں دوسری سزا معاف کر دی گئی لیکن باوجود پہلے فیصلہ پر کاربند رہنے کا وعدہ کرنے کے مکینہ ارشد صاحب عملاً قادیان (پنجاب) سے باہر رہنے کی پابندی کی مسلسل خلاف ورزی کرتے رہے۔

چنانچہ نظارت ہذا کی طرف سے تازہ صورتِ حال پیش کرنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکینہ ارشد بشیر احمد صاحب کو دوبارہ اخراج از جماعت دستاطعہ کی سزا کی منظوری دی ہے۔ جملہ احباب جماعت حضور کے اس فیصلہ کی پوری پوری پابندی کریں۔

ناظر امور عامہ قادیان

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۱ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جا چکی ہے

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ راٹھ ضلع ہمیر پور (یوپی)

پریذیڈنٹ مکرم اسرار احمد صاحب
سیکرٹری مال ،، محمد انعام صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت و سیکرٹری امور عامہ ،، ثناء محمد صاحب
سیکرٹری تعلیم ،، محمد اکرام صاحب

جماعت احمدیہ بنارس (یوپی)

پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال۔ مکرم پروفیسر خلیل السلام صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت } مکرم عبد السمیع صاحب

جماعت احمدیہ برہ پورہ بھاگلپور (بہار)

صدر۔ مکرم ایم۔ اے۔ باقی صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ ایڈوکیٹ
سیکرٹری تعلیم۔ ،، محمد شمیم الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایل
سیکرٹری مال۔ مکرم سید فیروز الدین صاحب ایم۔ ایس۔ سی

جماعت احمدیہ جمشید پور (بہار)

پریذیڈنٹ و قاضی۔ مکرم سید حمید الدین صاحب
نائب پریذیڈنٹ و سیکرٹری تعلیم } مکرم سید محمد سلیمان صاحب
سیکرٹری مال۔ ،، سید ناصر احمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ ،، سید حسام الدین صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت } ،، سید احتشام الدین صاحب

جماعت احمدیہ یادگیر ضلع گلبرگہ (میسور)

سیکرٹری امور عامہ۔ مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری
سیکرٹری تعلیم ،، محمد جعفر صاحب سرشتہ دار
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت } ،، نعمت اللہ صاحب غوری
سیکرٹری ضیافت۔ ،، سیٹھ نثار احمد صاحب
سیکرٹری وصایا۔ ،، عبد الحمید صاحب گلبرگہ
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید } ،، سیٹھ عبد الصمد صاحب
آڈیٹر۔ ،، محمد عثمان صاحب پنشنر
امین و امام الصلوٰۃ ،، محمد امام صاحب غوری
سیکرٹری مال۔ ،، سیٹھ محمد ادریس صاحب
قاضی ،، مولوی محمد اسماعیل صاحب غوری

جماعت احمدیہ ہبلی ضلع دھارواڑ (میسور)

صدر و سیکرٹری مال و سیکرٹری تعلیم و سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت و سیکرٹری امور عامہ } مکرم ایچ۔ ایم منڈاسگر صاحب
نائب صدر۔ مکرم غوث میاں صاحب

جماعت احمدیہ تماپور ضلع گلبرگہ (میسور)

صدر۔ مکرم مولوی محمد مبارک احمد صاحب وکیل
نائب صدر } ،، مولوی احمد حسین صاحب سعیدی وکیل
سیکرٹری مال ،، عطاء الرحمٰن صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت } ،، عبد العزیز صاحب استاد
سیکرٹری تعلیم ،، کے شفیق احمد صاحب
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید } ،، قریشی محمد عبد اللہ صاحب
قاضی ،، مولوی نور الدین صاحب ناصر وکیل۔
امام الصلوٰۃ ،، محمد ابراہیم صاحب
ضروری نوٹ (فی الحال ایک سال کیلئے منظوری)

جماعت احمدیہ سورب ضلع شیموگہ

پریذیڈنٹ مکرم ایم محمد عثمان صاحب
سیکرٹری مال ،، ایم عبد الرحمٰن صاحب

جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن (آندھرا پردیش)

سیکرٹری امور عامہ مکرم غلام حیدر خاں صاحب
سیکرٹری مال ،، احمد عزری صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت } ،، سید غوث صاحب
سیکرٹری تعلیم ،، احمد عبد الحمید صاحب
امین جماعت ،، محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی
سیکرٹری تحریک جدید ،، محمد شمس الدین صاحب
سیکرٹری وقف جدید ،، سیٹھ غلام احمد صاحب
سیکرٹری وصایا ،، مرزا احمد اللہ بیگ صاحب
سیکرٹری جائداد ،، سیٹھ رشید احمد صاحب
سیکرٹری ضیافت ،، احمد حسین صاحب

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

جماعت احمدیہ سکندرآباد دکن (آندھرا)

صدر مکرم سیٹھ یوسف رحیم اللہ دین صاحب
نائب صدر۔ ،، سیٹھ علی محمد اللہ دین صاحب
سیکرٹری مال و سیکرٹری وصایا } ،، حافظ صالح محمد اللہ دین صاحب ایم ایس۔ پی۔ ایچ۔ ڈی
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت و سیکرٹری تعلیم و قاضی } مکرم بشیر الدین اللہ دین صاحب
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید } مکرم لطف اللہ صاحب
سیکرٹری امور عامہ ،، مہر الدین صاحب

جماعت احمدیہ اڈکور ضلع محبوب نگر (آندھرا)

صدر مکرم محمد قاسم صاحب
نائب صدر۔ ،، غلام رسول صاحب
سیکرٹری مال و امام الصلوٰۃ } ،، عبد الحمید صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت } مکرم مولوی محمد عبد اللطیف صاحب مولوی فاضل (جامعہ)
سیکرٹری تعلیم۔ مکرم عبد الرحیم صاحب ولد محمد قاسم صاحب
ضروری نوٹ۔ (فی الحال ایک سال کے لئے)

جماعت احمدیہ کوڈالی ضلع کنانور (کیرالہ)

پریذیڈنٹ۔ مکرم عبد الجلیل صاحب

سیکرٹری مال۔ مکرم حاجی برکت اللہ صاحب
سیکرٹری امور عامہ۔ ،، حاجی مبارک احمد صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت } ،، کے ایم۔ محی الدین صاحب

جماعت احمدیہ کوریل ضلع اننت ناگ (کشمیر)

صدر مکرم عبد الاحد بیگ صاحب
نائب صدر۔ ،، غلام احمد صاحب نائیک
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت } ،، محمد منصور صاحب ٹھوکر
سیکرٹری تعلیم۔ ،، محمد صالح صاحب نائیک
سیکرٹری مال۔ ،، عبد الرزاق صاحب بٹ
سیکرٹری ضیافت۔ ،، غلام احمد صاحب طاہر
امام الصلوٰۃ۔ ،، سید عبد المجید صاحب ٹیچر

جماعت احمدیہ جموں

صدر و سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت } مکرم بابو محمد یوسف صاحب
سیکرٹری مال۔ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب گنائی
سیکرٹری تعلیم۔ مکرم محمد یونس صاحب
سیکرٹری ضیافت } مکرم محمد افضل صاحب

فہرست وعدہ کنندگان برائے تعمیر مسجد احمدیہ سرینگر (کشمیر)

جماعت احمدیہ اوڑنہ گام

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ	وعدہ
۱	مکرم خواجہ غلام محمد صاحب سیکرٹری مال	۱۲۰/-
۲	،، خواجہ عبد الغنی صاحب	۱۰/-
۳	،، محمد یوسف صاحب ہیڈ ماسٹر	۱۰/-
۴	،، بشیر الدین صاحب	۶۰/-
۵	،، خواجہ بشیر احمد صاحب	۲۵/-
۶	مکرمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب	۵۱/-
۷	مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب	۲۵/-
۸	،، رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ ثناء اللہ صاحب	۵۰/-
۹	مکرم مشتاق احمد صاحب	۱۰/-
	میزان	۳۶۱/-

اطفال و ناصرات الاحمدیہ اوڑنہ گام

۱	عزیزہ ممتاز الدین ابن مکرم بشیر الدین صاحب	۱۰/-
۲	،، ممتاز احمد صاحب ،، خواجہ بشیر احمد صاحب	۵/-
۳	عزیزہ عابدہ پروین بنت مکرم خواجہ غلام محمد صاحب	۵/-
۴	،، محمودہ بانو بنت مکرم محمد یوسف صاحب	۵/-
۵	،، خالدہ بشریٰ بنت ،، ،،	۵/-
۶	شمیم بنت خواجہ بشیر احمد صاحب	۵/-
	میزان	۳۵/-

(۱) مکرم عبد الوہاب صاحب رانگریز آف ناری پاری گام ۲۰۰/-
(۲) ،، محمد خلیل صاحب آغا آف چندر یگام ۱۰۰/-

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ولادت مکرم سید محمد اسحٰق صاحب احمدی آف حیدرآباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴ کو اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ نومولود کے نیک صالح۔ خادم دین بننے اور صحت و سلامتی کی لمبی عمر پانے کیلئے دعا فرمائیں۔ عزیز نومولود محترم ڈاکٹر محمد حسین صاحب آف سرنگور کا نواسہ ہے جو کہ سلسلہ کے ایک مخلص دوست ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کسی وصیت کے بارہ میں کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر اندر دفتر سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کرے ——— سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمبر ۱۳۸۲۲ میں بلقیس بانو عرف رحمت بنت سیٹھ غلام حسین کرم علی صاحب قوم خوجہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۰/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری ماہوار آمد اس وقت مبلغ پانچ روپے اوسطاً ہے جو میں کپڑے سی کر حاصل کرتی ہوں

(۲) میری جائداد منقولہ مندرجہ ذیل ہے:۔

(۱) ایک عدد کپڑے سینے کی مشین "میرٹ" جس کی قیمت مبلغ چار صد روپیہ ہے

(۲) ایک عدد سونے کا ہار جس کی قیمت مبلغ دو صد روپیہ ہے۔

(۳) ایک عدد سونے کی انگوٹھی جس کی قیمت مبلغ چالیس روپیہ ہے

جملہ رقوم منقولہ جائداد ۔/۶۴۰ روپے ہے۔

میں اپنی منقولہ جائداد جس کی قیمت ۔/۶۴۰ روپیہ ہوتی ہے کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جائداد کی مقدار کی تبدیلی پر میں دفتر کو مطلع کیا کروں گی۔ انشاء اللہ۔ اسی طرح میں اپنی ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس وصیت کے بعد مزید آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس کی مجلس کار پرداز کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ بلقیس بانو عرف رحمت مکان نمبر ۱۱/۴/۲۹۳ چل علی گوہ سکندر آباد

گواہ شد صالح محمد الہ دین الہ دین بلڈنگ سکندر آباد ۲۰/۲/۷۱۔

گواہ شد غلام حسین کرم علی والد موصیہ مکان نمبر ۱۱/۴/۲۹۳ چل علی گوہ شد سکندر آباد

نمبر ۱۳۸۱۸ امتہ الرشید بنت مرزا محمد اسحاق صاحب قوم احمدی مغل پیشہ طالب علمی عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ صرف مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر اپنی آمد میں کوئی اضافہ ہوا۔ تو اس کے مطابق حصہ آمد عطا کرتی رہوں گی۔ اور اس کی اطلاع مجلس کار پرداز میں دیتی رہوں گی۔

میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے بعد بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ۔ امتہ الرشید

گواہ شد مرزا محمد اسحق والد موصیہ ۱۱/۲/۷۱ گواہ شد۔ قریشی فضل حق ٹیچر ارفردری سکول قادیان

نمبر ۱۳۸۱۷ جبار الحق ولد شریف خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاک خانہ خاص ضلع پوری اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۷/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے والدین اس وقت بفضل تعالیٰ زندہ ہیں اس لئے میری فی الحال کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ منقولہ جائداد اس وقت ایک پرانی گھڑی قیمت اندازاً مبلغ نوے روپے اور ایک پرانا سائیکل قیمت اندازاً مبلغ یکصد ولٹی روپیہ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اس کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جب بھی کوئی جائداد پیدا کروں گا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (۲) اس وقت بصورت ملازمت مبلغ ۔/۱۴۱ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں اپنی اس ماہوار آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

(۳) نیز میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے وقت میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد جبار الحق ولد شریف خان صاحب

گواہ شد محسن خان کیرنگ ۷/۲/۷۱ گواہ شد شمس الحق خان صاحب۔ کرم خان صاحب

پٹنہ کیرنگ حال چودوار ضلع کٹک اڑیسہ ۷/۲/۷۱۔

نمبر ۱۳۸۱۹ میں مبارکہ بیگم اہلیہ جلال الدین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ گورداسپور (مشرقی پنجاب) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۵/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد صرف حق مہر مبلغ دو ہزار روپے ہے۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائداد اور آمد نہیں ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اپنی زندگی میں اور کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد ہو تو۔ اس کی اطلاع بھی مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ مبارکہ بیگم موصیہ ۱۵/۲/۷۱

گواہ شد جلال الدین خاوند موصیہ تانگے والا ۱۵/۲/۷۱ گواہ شد۔ علی محمد احمدیہ چوک قادیان ۱۵/۲/۷۱۔

نمبر ۱۳۷۹۲ میں رفیق احمد مالاباری ولد عبد اللہ کٹی قوم موپلا پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ اس وقت صدر انجمن احمدیہ کی کارکنیت پر ہے۔ جہاں سے اس وقت مجھے یکصد روپیہ ماہوار گزارہ ملتا ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی آمد نہیں ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت کوئی جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد خاکسار رفیق احمد مالاباری۔

گواہ شد۔ مرزا منور احمد درویش قادیان ۵/۱/۷۱ گواہ شد۔ غلام نبی درویش قادیان ۵/۱/۷۱

نمبر ۱۳۸۰۵ منکہ خلیل احمد عجب بشیر ولد محمد صدیق صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن یتیاپور ڈاکخانہ رنگم پیٹھ ضلع گلبرگہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۰/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے (۲) میری ماہوار آمد بذریعہ وقف جدید مبلغ نوّے روپے ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتا ہوں۔ میری آمد کی کمی بیشی پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں کسی قسم کی جائداد بناؤں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز مصالح قبرستان قادیان کو دوں گا۔ اور میری جائداد پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد خلیل احمد عجب بشیر ۱۰/۹/۶۹

گواہ شد۔ قریشی محمد عبد اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نیاپور ۱۰/۹/۶۹۔

گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد انسپکٹر تحریک جدید قادیان موصی نمبر ۹۲۹۲ نزیل یتیاپور ۱۰/۹/۶۹۔

نمبر ۱۳۷۴۱ منکہ امتہ الرشید بیگم اہلیہ سید داؤد احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ستائیس سال پیدائشی احمدی ساکن مظفر پور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۶۹ء وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد ذیل میں لکھی ہے:۔

(۱) زیور طلائی دو سیٹ قیمتی دو ہزار روپیہ۔

(۲) مہر بذمہ خاوند مبلغ سات ہزار روپیہ

میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز اپنے جیب خرچ کے دسویں حصہ کی بھی جو مجھے پچیس روپیہ ماہوار ملتا ہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ امتہ الرشید بیگم ۱۱/۵/۶۸۔ گواہ شد سید داؤد احمد خاوند موصیہ ۱۱/۵/۶۸ کاتب الحروف و گواہ ملک صلاح الدین ایم۔ اے وکیل المال ربوہ نزیل مظفر پور ۱۱/۵/۶۹ گواہ شد:۔ سید داؤد احمد ڈاکٹر سید منصور احمد خسر موصیہ ۱۱/۵/۶۹

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر صاحب نصاب پر فرض ہے اور عدم ادائیگی مواخذہ کا موجب

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے!

مندرجہ ذیل خریداران بدر کا چندہ ماہ احسان ۱۳۵۰ ہش (ماہ جون ۱۹۷۱ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی اولین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ دس روپے بھجوا کر ممنون فرماویں تا کہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے اگر ان کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد ان کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

امید ہے کہ اخبار بدر کی افادیت کے پیش نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرمائیں گے ان احباب کو بذریعہ چٹھی بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔ (مینیجر بدر)

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداری
۱۰۱۱	مکرم رؤف احمد صاحب	۱۸۱۳	مکرم عبد الصمد صاحب
۱۰۱۴	،، راجہ غلام محمد صاحب	۱۸۵۲	،، ڈاکٹر مبارک احمد صاحب
۱۰۱۹	،، مبارک احمد صاحب		
۱۰۲۴	،، سید وزارت حسین صاحب	۱۸۸۰	،، عبد العزیز صاحب استاد
۱۰۲۵	،، قریشی محمد یوسف صاحب	۱۸۸۳	،، فضل اکرام صاحب
۱۰۳۲	،، راجہ عنایت اللہ صاحب	۱۹۷۶	،، رفیق احمد صاحب ثاقب
۱۰۳۵	،، ڈاکٹر محمود احمد صاحب	۱۹۷۹	،، عبد الصمد صاحب
۱۰۳۷	،، محمد یوسف خاں صاحب	۱۹۸۳	،، قاضی رشید حسین صاحب
۱۰۳۸	،، مولوی عبد الواحد صاحب فاضل	۱۹۸۵	لائبریری گورنمنٹ ڈگری کالج
۱۰۴۳	،، سید محی الدین احمد صاحب		
۱۰۴۸	،، سید ناصر علی حسن صاحب	۱۹۸۶	مکرم محمد عوض صاحب
۱۰۶۹	،، ایس۔ ایم۔ رضوان صاحب	۱۹۸۷	،، راجہ امیر اللہ خاں صاحب
۱۰۶۴	،، ایس۔ کے۔ احمد صاحب		
۱۱۰۴	،، ایچ۔ اے۔ یوسف الدین صاحب	۱۹۸۸	،، منشی نعیم الدین صاحب
۱۱۰۵	،، ڈاکٹر ایس۔ جی۔ احمد صاحب	۱۹۹۲	،، میاں طاہر احمد صاحب
۱۱۵۲	،، فضل الرحمن صاحب	۱۹۹۳	،، فضل احمد صاحب
۱۱۹۰	،، سید ممتاز احمد صاحب	۱۹۹۷	،، غلام حسین صاحب کرمالی
۱۲۰۰	،، منور احمد خاں صاحب		
۱۲۰۷	،، عبد الستار خاں صاحب	۱۹۹۹	،، وسیم احمد صاحب
۱۲۴۰	،، حسن چاند صاحب	۲۰۰۰	،، مسعود عالم صاحب
۱۲۵۲	،، شیخ علی صاحب		
۱۲۵۵	،، سی۔ پی علی کٹی صاحب		
۱۲۷۹	،، سید محمد یونس صاحب		
۱۳۰۰	،، پروفیسر مبارک احمد صاحب		
۱۳۳۵	مکرمہ اعظم النساء بیگم صاحبہ		
۱۳۷۹	مکرم محمد شفیق الدین احمد صاحب		
۱۳۹۵	،، شریف احمد صاحب		
۱۴۰۷	نیشنل لائبریری		
۱۴۴۷	مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب		
۱۴۸۵	،، ڈاکٹر محمد امام صاحب		
۱۵۲۰	،، عبد القدیر صاحب		
۱۵۶۲	،، محمد رشید صاحب		
۱۶۰۹	،، ایم۔ ایچ رحمن صاحب		
۱۶۵۳	،، ڈی۔ ایم بشیر احمد صاحب		
۱۷۲۱	،، خواجہ غلام نبی صاحب		
۱۷۲۴	،، ماسٹر نذیر احمد صاحب		
۱۷۹۷	،، ایس۔ ایم شہاب احمد صاحب		

ترسیل زر کیلئے مینیجر اخبار بدر کو مخاطب فرماویں
(مبلغین سلسلہ)

(اداریہ بقیہ صفحہ ۲)

ہرچند کوشش کے وہ ایسی کامیابی حاصل نہیں کر سکے جو جماعت کو حاصل ہو رہی ہے۔ تو وہ دراصل امتیاز ہے جو تائید الٰہیہ سے احمدیہ جماعت کو بمقابلہ دیگر جماعتوں کے حاصل ہے۔

ناظم ادارہ نے وقت کا تقاضا کے ذیلی عنوان کے تحت بجا طور پر لکھا ہے کہ:

"وہ اسلامی نظام زندگی کی برتری ثابت کرنے کے لئے سب سے پہلے یہ ثابت کیا ضروری ہے کہ اسلام ایک زندہ اور ابدی مذہب ہے جو ہر حال میں عالم انسانی کی قیادت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے بغیر نہ کوئی ذہنی تبدیلی آ سکتی ہے اور نہ کوئی ٹھوس نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔ محض اسلام اسلام کہنے سے کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔"

اس بات میں ہم جناب ناظم صاحب کی سو فیصد تائید کرتے ہیں اور حقیقت یہی اسلام کے مسائل کی جان اور نقطہ مرکزی ہے۔ مگر اسلام کی زندگی کو ثابت کرنے کے لئے اس زندہ نمونہ سے بڑھ کر کوئی بڑی شہادت ممکن نہیں۔ حضرت مسیح موعود کے مطابق کہ آنحضرت کے وجود مبارک پر تجدید اسلام کی زندگی کا ثبوت اس کے اپنے ہی مبارک وجود سے ظاہر ہے۔ یہ تاریخی شواہد کے علاوہ اسلام کی اندرونی شہادت اور ذاتی خوبیاں ہیں جن سے اسلام کی زندگی روز روشن کے طور پر ثابت ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں اسلام کو اس شجرہ طیبہ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو ہر زمانہ کے موقعہ پر شیریں پھل دیتا ہے اس کے بیشمار روحانی پھلوں میں سے ہر صدی پر مجدد دین کی بعثت اور ان کے ذریعہ تجدید دین کا عظیم الشان کام بھی ہے۔ جس سے اس کی حفاظت کا کام بھی ہو رہا ہے۔ اور افراد امت کی روحانی اصلاح اور تربیت بھی۔ اس پُر آشوب زمانہ میں اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ اسلام کے اس حسین اور پُر کشش پہلو کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور مذہبی دنیا ہو یا غیر مذہبی سب کو اسلام کی اس خوبی سے باخبر کیا جائے تا ایک طرف مذہبی دنیا اسلام کا اپنے دینوں کے ساتھ موازنہ کر کے بذات خود دیکھ لے کہ ان کے مذاہب ایسی روحانی زندگی اور ثمرات حسنہ سے خالی ہیں اور دوسری طرف مذہب سے روگردانی کرنے والوں پر آشکارا ہو جائے کہ مذہب ہی وہ ذریعہ ہے جس کے ساتھ انسانی قدریں اجاگر ہوتی ہیں اور انسان کی اس دنیا میں آنے کی اصل غرض معلوم ہو کر وہ سارا لائحہ عمل واضح ہوتا ہے جس کو اپنا لینے سے ایک انسان اس دنیا میں رہتے ہوئے کامیاب اور بامراد زندگی گزار سکتا ہے۔ اور انسانیت کا درجہ بلند ہوتا ہے۔

بلاشبہ اسلام ایک زندہ اور ابدی مذہب ہے اس کی زندگی کا زبردست ثبوت یہ ہے کہ اس کی پیروی سے تازہ بتازہ نشانات ملتے ہیں جن کو دیکھ کر دلوں میں خدا کی ذات پر تازہ اور زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس اسلام ہی کی بے شمار برکتوں میں سے عظیم القدر برکت یہ بھی ہے کہ اس کی تعلیمات پر کاربند ہونے سے ایک بندہ عزیز خدا تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرتا ہے۔ اور یقین کے اعلیٰ درجہ کو حاصل کرتا ہے۔ یہی وہ کامیاب حربہ ہے جس سے ان تمام مخالفانہ قوتوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ جو اس وقت اسلام کے مقابل پر الحاد اور بے دینی اور خدا بیزاری کے خیالات کو پھیلانے اور تقویت دینے کا ذریعہ بنی ہوئی ہیں۔ زبان نبوی میں انہی قوتوں کو دجال نیز یاجوج ماجوج کے غلبہ کے ناموں سے یاد کیا گیا ہے جن کے مقابلہ کے لئے مسیح موعود کے نزول کی خبر دی گئی۔ اس زبردست مقابلہ کی تفصیل پر ہم آئندہ گفتگو کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

بہت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکتا اور یہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے آپ فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta - 1

ٹیلیفون نمبرز 23 — 1652 / 23 — 6222 — تار کا پتہ Auto Centre